RESEARCH PARPOSAL

Synopsis for Ph.D(Urdu) Registration

Entitled

"Mushtaq Ahmed Yousufi-Urdu ka ik afsanwi mizah nigaar"

Submitted to

SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY.NANDED

submitted by

Syeda Fareha Tanveer

(M.A.B.Ed,NET)

Syed Hifzur Rehman

☆ *Research Guide* ☆

Prof.Hamed Ashraf

(M.A,M.phil,Ph.D)

chairman Bos in Urdu SRTMUN

Head of the Department

Maharashtra Udaygiri Mahavidyalaya,Udgeer

مشتاق احمد یوسفی۔۔اردو کا ایک افسانوی مزاح نگار

﴿منقسم ابواب﴾

☆باب اوّل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مشتاق احمد یوسفی کے سوانحی کوائف

﴿الف:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احوالِ زیست

﴿ب﴾۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیرت وشخصیت

☆باب دوّم:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اردو میں طنز و مزاحَ۔سمت و رفتار

☆باب سوّم :۔۔۔۔۔۔۔۔۔مشتاق احمد یوسفی۔قدرت بیان و مشق

☆باب چھارم: ۔۔۔۔۔۔۔مشتاق احمد یوسفی کی مزاح نگاری۔اسلوب کی ندرت و تاثیر

☆باب پنجم:۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارشادات یوسفی

☆باب ششم ﴿الف﴾۔۔۔۔۔:مجاھداہ فنِ یوسفی:بنظر یاراں

☆﴿ب﴾۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماخذات:☆کتابیات

.....

تلخیص برائے پی ایچ ۔ ڈی

بعنوان

"مشتاق احمد یوسفی۔اردوکا ایک افسانوی مزاح نگار

﴿مقالہ برائے ادخال﴾

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی۔ناندیڑ

مقالہ نگار

سیدہ فارحہ تنویر

(ایم ۔اے،پی ایچ ڈی،نیٹ)

بنت سید حفظ الرحمٰن

نگران نگار

پروفیسر حامد اشرف

(ایم ۔اے،ایم۔فل،پی ایچ۔ڈی)

چیئرمین بورڈ آف اسٹڈیز SRTMUN ،ناندیڑ

صدر شعبہ اردو ،مہاراشٹرا اودے گری کالج،اودگیر

☆ **تمہید**:

ادب مسرت زائی کا سرچشمہ ہوتا ہے۔اورنثر ونظم کے دلکش فقروں سے قاری پر لطف انبساط کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔اور وہ تھوڑی دیر کے لئے صحیح خوشی اور تازگی محسوس کرتا ہے قارائین کی زیرلب ہنسی فنکار کے تخلیقی سفر کی منزل بن جاتی ہے۔ جہاں تک اردو میں طنز ومزح کا سوال ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے حشر میں بھی کوئی زبان ہنستی ہنساتی رہے گی تو وہ اردو ہے۔

سائنسدانوں کے مطابق انسانی جسم کی صحت مندی کا راز ذہن کی صحت میں مضمر ہے،اوراس کیلئے دن میں ایک دفعہ ضرور قہقہہ لگانا چاہئے۔ جولوگ ہنسنا نہیں جانتے ان پر مکمل سنجیدگی طاری ہوجاتی ہے اوران کا ذوق جمال ختم ہوجاتا ہے۔مزاحیہ ادب زیرلب ہنسی فراہم کرتا ہے۔جس سے انسانی قلب نظر کو شعور کی تازگی عطا ہوتی ہے۔جس سے زندگی مسکرانے اور گنگنانے لگتی ہے۔**زندگی کے تلخ حقائق و حوادث سے چور تھکے ماندے اذہان طنز ومزاح کی ہلکی پھواروں سے فرحت افزا ہوجاتے ہیں**۔ان ہی اوصاف کے پیش نظر راقمہءسطور نے اپنے مقالہ کا موضوع ''مشتاق احمد یوسفی۔اردو کا ایک افسانوی مزاح نگار'' منتخب کیا ہے۔مقالہ ھٰذا کی ابواب بندی پانچ زمراجات میں منقسم کی گئی ہے۔

مشتاق احمد یوسفی کے سوانحی کوائف:

باب اول دوحصّوں میں منقسم ہے۔اول الذکر،مشتاق احمد یوسفی کے جملہ حالات زندگی اوراہم واقعات زندگی پر مشتمل ہوگا۔جبکہ دوسرے حصّے میں ان کی سیرت وشخصیت کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مشمولات حیاتِ یوسفی / احوالِ زیست:

مشتاق احمد یوسفی جے پور ضلع ٹونک راجھستان کے متوطن تھے،سرکاری حوالہ جات کے مطابق وہ ۴ اگست ۱۹۲۳ کو پیدا ہوئے۔زندگی کے پہلے آٹھ سال مشتاق احمد یوسفی نے ٹونک میں ہی بسر کئے وہیں سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا اور تیسری جماعت تک ٹونک ہی میں زیر تعلیم رہے۔پھر ۱۹۳۱ میں اپنے آبائی شہر جے پور واپس آ گئے۔مہاراجہ ہائی اسکول جے پور سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔میٹرک کے بعد مہاراجہ کالج جئے پور سے انٹرمیڈیٹ میں فرسٹ کلاس رہے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔راجپوتانہ بورڈ سے انٹرمیڈیٹ میں اوّل پوزیشن پر گولڈ میڈل حاصل کرنے والے وہ پہلے مسلمان تھے۔۱۹۴۵ میں انہوں نے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے فلسفہ میں ایم۔اے کیا اور فرسٹ کلاس رہے۔اسی سال علی گڑھ سے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔دنیوی تعلیم کے علاوہ انہوں نے قرآن پاک اپنے والد گرامی سے بارہ تیرہ سال کی عمر پڑھا اور قصص الانبیاء والدہی سے مکمل سنی۔۱۹۴۶ء میں مشتاق احمد یوسفی نے انڈین آڈٹ اینڈ اکاونٹس سروس شپ آل

انڈیا، کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۹ء تک ڈپٹی کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر رہے۔ یکم جنوری ۱۹۵۰ء کو مشتاق احمد یوسفی ہجرت کر کے پاکستان آ گئے، اور چالیس برس تک بنکاری کے شعبہ سے وابستہ ہے۔ جنوری 1979 میں وہ لندن چلے گئے جہاں وہ 1990 تک BCCI کے ایڈوائزر رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد ۵ دسمبر 1990 کو پاکستان واپس آ گئے اس طرح یہ گیارہ برس کا زمانہ انہوں نے ملک سے باہر گزارا۔ 1990 کے بعد سے پیشہ وارانہ مصروفیات تمام ہوئیں۔

﴿ب﴾سیرت و شخصیت:

کسی شخصیت کا تجزیہ کرنے کے لئے جہاں اسکے دوستوں اور عزیز و اقارب کی گواہیاں مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں وہاں اسکے ذاتی پسند و ناپسند اس کے مشاغل، اس کی سوچ، فکری تصورات غرض یہ کہ تمام اسلوب حیات زیر بحث آتا ہے۔ لیکن پسند و ناپسند کے متعلق مشتاق احمد یوسفی نے اپنی کتابوں اور انٹرویوز میں گاہے گاہے پردہ کشائی کی ہے۔ مشتاق احمد یوسفی نہایت خوش ذوق آدمی تھے۔ گھر میں شلوار قمیض میں رہتے باہر البتہ کوٹ پینٹ پہنتے تھے۔ انتہائی با اصول اور کمال پسند مشتاق احمد یوسفی، پاکیزہ سوچ و اور انتہائی نفیس خیالات کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ شفیق، ملنسار، محبت کرنے والے، ہمدرد، محنتی، خوددار، پابند شرع، راسخ العقیدہ، حق گو، منکسر و معتدل مزاج اور وضع دار و وفا شعار انسان تھے۔ انہیں غصہ بھی بہت آتا تھا شراب نہیں پیتے البتہ کالج کے زمانہ طالب علمی سے 1979 تک سگریٹ نوشی کرتے رہے، لندن جانے کے بعد یہ کفر بھی ٹوٹ گیا۔ کتابوں سے عشق کرتے ہیں۔ جلدی غصے میں آ جانا ان کی شخصیت کی خامی ہے۔ ایک اور خامی ہے خط کا جواب نہیں دیتے۔

:اردو میں طنز و مزاح َسمت و رفتار

☆اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت: ابتدائی نقوش۔ طنز و مزاح کے فروغ میں اہم اخباروں و جرائد کا رول، طنز و مزح نگار شعرا و نثر نگار

اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت روز اول سے پنپ رہی ہے، اردو کی اولین قدیم ترین داستان ہوں یا ہجو یہ قصائد، غالب کی مکتوب نگاری ہو یا سیاسی رسائل و جرائد ظرافت کی ہلکی پھلکی پھواریں و طنز کے نشتر ہمیں اردو ادب کے ہر دور میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اور گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کے گہرے نقوش ہمیں اردو ادب کی ہر صنف سخن میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ اردو کی پہلی داستان' سب رس' میں مزاح کے ہلکے نقوش ملتے ہیں۔ داستانوں میں جہاں مختلف کردار اور ان کی مزحکانہ حرکتوں سے بے ساختہ ہنسی و مزاح پیدا ہوتا ہے، اسی طرح برجست و چست فقروں، کہاوتوں اور عیاری بھرے مکالموں سے ظرافت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ طنز و ظرافت مزاح کی شکل میں ڈھل جاتے ہیں جسکے نمونے ہمیں ہر قدیم داستان میں مل جاتے ہیں، جن میں 'فسانہ عجائب' داستان امیر حمزہ، بوستان خیال، حیدر بخش حیدری کی 'ظوطا کہانی' سید انشا کی 'رانی کیتکی کی کہانی' اور مہجور کی 'نورتن' قابل ذکر ہیں۔ ان داستانوں کے بعد ظرافت کے بہترین نمونے ہمیں غالب کے خطوط میں نظر آتے ہیں۔ غالب کے اشعار ہوں یا مکتوبات ہر ایک میں ظرافت کا رنگ نمایاں ہے، ایسا لگتا ہے گویا غالب کا قالب مزاح و ظرافت کی مٹی سے گوندھ کر تیار کیا گیا ہو۔ وزیر آغا کے مطابق:

'غالب' کے بعد اردو نثر میں مزح نگاری کا اگلا دور اودھ پنچ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اگر چہ بقول چکبست ''اودھ پنچ کے ظریفوں کی شوخ و طرار ظریفوں کا رنگ غالب سے کہیں مختلف ہیا ور انکے قلم سے پھبتیاں ایسی نکلتی ہیں جیسے کمان سے تیر لیکن اس وقت کی سوسائٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے 'اودھ پنچ' کے علم برداروں کی نگارشات کا جائزہ لیا جائے تو ہم کہ سکتے ہیں کہ بحیثیت مجموعی اس اخبار نے اردو زبان میں پہلی بار بھر پور طنزیہ انداز اختیار کیا، اور ایک ایسے وقت میں جبکہ زندگی میں انقلاب انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں فضا کو اعتدال پر لانے کی کوشش کی۔''
(اردو ادب میں طنز و مزاح صفحہ ۱۸۸)

غالب کے بعد اردو نثر میں مزاح نگاری کا اگلا دور اودھ پنچ سے شروع ہوتا ہے۔ اودھ پنچ کے علاوہ 'اخبار فتنہ'، 'عطر فتنہ'، ان جرائد نے بھی طنز و مزاح لی روایت کو فروغ بخشا جن میں 'شگوفہ' قابل ذکر ہے۔

اردو ادب کے اہم طنزو مزاح نگار شعراء و نثر نگار:

☆ سجاد حیدر یلدرم ☆ خواجہ حسن نظامی
☆ ملا رموزی ☆ شوکت تھانوی
☆ مرزا فرحت اللہ بیگ ☆ عبدالعزیز فلک پیماء
☆ احمد شا بخاری پطرس ☆ کرشن چندر
☆ ابراھیم جلیس ☆ ابن انشا
☆ مشتاق احمد یوسفی ☆ احمد جمال پاشا
☆ یوسف ناظم ☆ مجتبیٰ حسین

:مشتاق احمد یوسفی۔قدرت بیان و مشق :

مشتاق احمد یوسفی وہ عظیم مزاح نگار ہیں جنہیں زبان و انداز بیان کے اظہار پر ملکہ حاصل ہے۔ یوسفی کے طرز بیان کے متعلق شمس الرحمٰن فاروقی رقمطراز ہے کہ:

مشتاق احمد یوسفی ہمارے دور کے سب سے بڑے طنز و مزاح نگار ہیں۔ ان کے مزاح میں شعر و ادب کا علم کچھ اس طرح پیوست ہے، اور زبان کی وسعتوں پر انہیں اس قدر قابو ہے کہ اس کے باعث انھیں پڑھنے اور ان کے فن کا پورا لطف حاصل کرنے کے لئے ہمارا بالغ نظر اور وسیع مطالعہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ پرانی باتوں، خاص کر زمانہ گذشتہ کے اشعار اور عبادات کو پر لطف تحریف کے ساتھ پیش کرنا یوسفی کا

خاص انداز ہے۔قاری کی نظر ان پرانے حوالوں پر ہو تو وہ یوسفی کی مزاحیہ تحریف کو سمجھ سکتا ہے اور وہ ان کی پہنچ اور ندرت خیال کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔طنز کے میدان میں اور معاشرے پر رائے زنی کے میدان میں انہوں نے جو چبھتے ہوئے جملے رقم کئے ہیں وہ کہیں کہیں شوخی کی حد کو پہنچ گئے ہیں مگر دل آزار ہرگز نہیں ہوتے۔

مشتاق احمد یوسفی کی مزاح نگاری۔اسلوب کی ندرت و تاثیر:

مشتاق احمد یوسفی کا اسلوب دلکش ونرالا ہے۔اور خواص وعوام میں یکساں مقبول ہے۔یوسفی کے اسی نادر اسلوب کی توجیہ کرتے ہوئے ان کی ایک مداح فرماتی ہیں۔۔

''مشتاق احمد یوسفی اپنے دور کے عظیم طنز ومزاح نگار ہیں انھوں نے اپنی شگفتہ اور طنزیہ لطافت سے آمیز تحریروں سے اردو طنز ومزاح کے منظر نامے کو روشن تر کر دیا۔اسلوب کی ندرت اور تخیل کی بلندی اور فلسفہ کی آمیزش نے نہ صرف ان کے فن کو بلکہ فن طنز ومزاح نگاری کو معراج پر پہنچا دیا اور اردو مزاح کو دنیا کے بہترین مزاح کا ہم چشم بنا دیا۔معتبر ترین ناقدین ادب نے یہ کہہ کر ان کو خراج عقیدت پیش کیا کہ ''ہم عہد یوسفی میں سانس لے رہے ہیں۔''(اردو طنز ومزاح کا یوسفِ لاثانی۔مشتاق احمد یوسفی۔ڈاکٹر بی بی رضا خاتون)

ارشاداتِ یوسفی:

یوسفی کے اقوال کی برجستگی وظریفانہ لطافت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ہر طالب ادب اس چاشنی کی سے لذت سے محظوظ ہوتا ہے اسی ضمن میں یوسفی کے مدّاح ان کی بذلہ سنجی کے معترف ہوتے ہوئے یہ احساسات سپرد قلم کرتے ہیں کہ

''یوسفی کے فکر وفن کا جائزہ لینے والے فاضل نقادوں نے ان کے فن کی ایک اہم خصوصیت پر روشنی ڈالی ہے اور وہ ہے جملہ سازی کا فن ،اور اس فنّی جہت نے یوسفی سے متعدد اقوال قلم بند کروالیے ہیں۔رشید احمد صدیقی کی طرح یوسفی بھی اپنے طنز ومزاح کو اقوالِ زریں سے سجاتے اور سنوارتے ہیں۔ان کے یہ قول ان کی کہانیوں اور بیانات سے یوں وابستہ ہو گئے ہیں کہ انہیں ان کے سیاق سے الگ کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔ان کے یہ قول زندگی کی کسی حقیقت وحکمت کے پروردہ ہوتے ہیں۔نیز مزاح کی آمیزش بھی انہیں اہم بنا دیتی ہے۔دانش مندی اور ہنر مندی سے آراستہ یوسفی کے ان اقوالِ زریں کی تعریف ہر خاص وعام نے کی ہے۔اقوال سازی میں انہوں نے صنعت کاری سے بھی کام لیا ہے اور ذہانت سے بھی نیز متضاد الفاظ اور مضحک صورتِ حال سے بھی فیض اٹھایا ہے۔اور لفظی ومعنوی صنعتوں کے استعمال نے ان میں گہرائی وگیرائی کے ساتھ ساتھ جذبیت بھی پیدا کر دی ہے۔صنعت تضاد،صنعتِ تجنیس وتلمیح اور رعایت لفظی،قول محال اور تمثیل وغیرہ نے ان اقوال میں تازگی وشگفتگی پیدا کر دی ہے۔یوسفی کے یہ اقوال ان کی چاروں کتابوں کی زینت بنے

ہیں۔اقوال سازی کا یہ سلسلہ ان کی آخری دو کتابوں (زرگزشت، آبِ گم) میں تیز سے تیز تر ہو جاتا ہے۔ یوسفی کے یہ اقوال زندگی معاشرہ اور فرد و سماج کی نقاب کشائی بھی کرتے ہیں اور ہنسی ہنسی میں پتے کی بات کہنے کی صلاحیت بھی ان میں موجود ہے''۔(مظہر احمد۔اقوالِ یوسفی)

بابِ ھٰذا میں اقوال یوسفی کا مطالعہ مختلف و منفرد فنی و ادبی زاویوں سے کرنے کی سعی کی جائے گی۔

مجاھداہ فنِ یوسفی:بنظر یاراں:

باب ششم میں مشتاق احمد یوسفی کے فن کی میراث کا مطالعہ یوسفی کے ہم عصر ادباء، شعرا و نقادوں کی نظر سے تفصیلا کیا جائے گا۔

:ماخذات:

☆اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت۔۔وزیر آغا

☆اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت۔۔اور ہم عصر رجحانات۔۔ایک جائزہ۔۔ڈاکٹر قمر رئیس

☆اقوال یوسفی و دیگر مضامیں۔۔۔۔۔ڈاکٹر مظہر احمد

☆اردو طنز و مزاح کا یوسفِ لاثانی۔مشتاق احمد یوسفی۔۔۔ڈاکٹر بی بی رضا خاتون

☆طنز و مزح اردو کے تناظر میں۔ایک جائزہ۔۔ڈاکٹر عرفان رضا